## باب-14

# قرآن

☆ وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ -

ترجمہ: اور اگر اِس (قرآن کے اللہ کے کلام ہونے) میں تم کو شک و شبہ ہے جس کو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو لے آؤ ایک سورۃ اس جیسی، اور خدا کے سوا اپنے یاروں مدد گاروں کو بلالو (سب مل کر ایک سورۃ تو بناؤ)۔ اگر تم (اپنے انکار میں) سچے ہو۔ (سورۃ البقرہ: آیت 23)

☆ فَقَالَ إِنْ هَـٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ -

ترجمہ: تو کہا، یہ تو چلتا ہوا جادو ہے (جو کہیں نہ رکے گا)۔ (سورۃ المدثر: آیت 24)

☆ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ -

ترجمہ: اس (قرآن) کو ہاتھ نہیں لگاتے بہ جز پاک لوگوں کے۔ (سورۃ الواقعہ: آیت 79)

---

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ قرآن اللہ کی صفت ہے۔ اس کا کلام ہے۔ اللہ قدیم ہے اور اس کا یہ کلام بھی قدیم ہے۔ یہ، صوت یعنی آواز اور مخارج کے نکلنے سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ جیسے جیسے یہ تنزل کرے گا اس عالم سے مربوط ہو گا۔ اسی کے لائق صورتیں لے گا۔ جیسے جبرئیل علیہ السلام، سدرۃ المنتہیٰ پر تھے تو ان کی صورت الگ تھی اور جب اس عالم میں اترے تو انہوں نے اَعرابی (عرب بدّو) اور وحیہ کلبی (قبیلہ کلب کے صحرائی بدّو) کی صورت لے لی۔ بہر حال علمِ الٰہی میں قرآن ہے، لوحِ محفوظ میں قرآن ہے، حافظوں کے دل میں قرآن ہے۔ مگر ان صورتوں کی تبدیلی کے سبب کچھ نے قرآن کو حادث یعنی new emergence قرار دے دیا۔ لیکن یہ درست نہیں۔ بعض جاہلوں نے تو اس بارے میں امام احمدؒ اور دوسرے ائمہ کو مجبور بھی کیا تھا کہ وہ قرآن کو حادث کہیں۔ مگر ان بزرگوں نے تکلیفیں اٹھائیں، مصیبتیں جھیلیں لیکن قرآن کے حادث ہونے کے قائل نہ ہوئے۔

Siddiqui Publications

❖ آئیں کچھ اعجازِ قرآن پر غور کریں۔ قرآن شریف کن امور میں معجزہ ہے؟۔۔۔اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ تاہم درجہ ذیل امور قابلِ توجہ ہیں:

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّی ہونا:

کوئی شخص ٹھنڈے دل سے غور کرے کہ جس شخص کو نہ کسی نے تعلیم دی ہو اور نہ ہی کوئی تربیت کرنے والا ہو۔ جس کا ابتدائی ماحول تاریک رہا ہو۔ ہر طرف جہالت ہی جہالت رہی ہو۔ وہ شخص اپنے ہاتھ میں مشعلِ ہدایت لے کر نکلتا ہے اور سارے عالم کی کایاپلٹ دیتا ہے۔ شرک وکفر کی تاریکی کو مٹا دیتا ہے۔ روئے زمین کے تمام مذاہب کو بدل دیتا ہے۔ نہ صرف سلطنتوں کے قوانین کو ردّی میں ڈلوا دیتا ہے بلکہ خود ان سلطنتوں ہی کو ختم کر دیتا ہے۔ کیا یہ قرآن کا اعجاز نہیں ہے۔۔۔؟ کیا خدا کا ہاتھ جب تک اس کی پشت پر نہ ہو کوئی ہے جو ایسا ناقابل انکار کام کر سکتا ہے۔۔۔؟ یقیناً اللہ ہی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس علمِ لدنی سے سرفراز کیا۔

- قرآن کی حفاظت:

دنیا میں کوئی مذہبی یا غیر مذہبی کتاب ایسی نہیں جس کی حفاظت قرآنِ مجید کے برابر کی گئی ہو۔ اِس کتاب کی یہ صورت ہے کہ اب تک لاکھوں اس کے راوی، اس کے حفّاظ، اور کڑوڑوں اس کے قاری چلے آرہے ہیں۔ کوئی شہر تو کیا، کوئی قصبہ ایسا نہیں جس میں چند حفّاظ نہ ہوں۔ کیا مجال کوئی حافظ تراویح میں غلطی کر دے اور اس کو ٹوکا نہ جائے۔ کیا ایسی حفاظت کی دنیا میں کوئی اور مثال ہے۔۔۔؟

- فصاحت وبلاغت:

پیغمبروں کی امّت جس فن میں ماہر ہوتی تھی اس جنس کا معجزہ بھی پیغمبروں کو دیا جاتا تھا۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اس قوم میں پیدا ہوئے تھے جس کو اپنی فصاحت وبلاغت کا بڑا دعویٰ تھا۔ وہ خود کو عرب یعنی فصیح اور دوسروں کو عجم یعنی گونگا کہتے۔ لہٰذا قرآن شریف کی فصاحت وبلاغت ان کے لیے معجزہ بنائی گئی۔ اس میں ایسی سلاست اور روانی بھی ہے کہ نہ پڑھنے والے کو مشکل ہوتی ہے اور نہ سننے والے کو۔ عتبہ، عربوں کا بڑا سردار تھا جو فصاحت اور بلاغت میں ممتاز تھا۔ ابوجہل نے اس کو برانگیختہ کیا تھا کہ قرآن شریف پر اعتراض کرے۔ سوچا، غور کیا، کوئی اعتراض سمجھ میں نہ آیا۔ کوئی بات اس کے دل کو نہ ٹھکی۔ لیکن خاموش رہنا بھی مناسب نہ سمجھا، اور آخر کار اعتراض کیا تو کیا۔۔۔! بس کہا کہ یہ ایک "جاد" ہے۔۔۔ کیا عتبہ جادوگر تھا۔۔۔؟ کیا وہ جادو کی حقیقت سے واقف تھا۔۔۔؟ اس نے ادیب کی حیثیت سے تو اقرار کر لیا کہ یہ کلام، انسانی قوت سے باہر ہے۔ مگر ایسی چیز کو صرف جادو کہہ دینا اس کی نِری حماقت ہے۔

- **اسلوبِ قرآن:**

قرآن کا اسلوب جدا ہے۔ کوئی قرآن شریف اور حدیث شریف ہی کو ملا کر دیکھے۔ قرآن کا طرزِ بیان حدیث سے بالکل مختلف ہے۔ احادیثِ شریفہ کے کمالِ فصاحت و بلاغت میں کیا کلام ہو سکتا ہے جس کی نسبت، اس بہترین اور گرامی ترین ہستیؐ کی طرف ہو جس کا ارشاد ہے "**اُوتِيْتُ جَوَامِعَ ا لْكَلِمِ**" اور" **اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمْ**"۔۔۔ مگر قرآن شریف کچھ اور ہی شئے ہے۔ اللہ کے کلام کا لہجہ اور قوت ہی الگ ہے۔

- **تاثیر قرآن:**

حضرت عمرؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے نکلے تھے۔ راستے میں بہن کے گھر پہنچے۔ بڑے اصرار سے قرآن مانگا کہ دیکھیں۔۔۔ سورہ طٰہٰ پڑھا تو دل میں اتر گیا۔ باطل کی تائید کے لیے چلے تھے، فاروق اعظمؓ بن کر نکلے۔۔۔!

- **قصص الانبیاء:**

اس میں کئی انبیاء کے حالات و واقعات پوری تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ذوالقرنین قومِ سبا، اصحاب الاخدود، اصحاب کہف و رقیم، اصحابِ رس، وغیرہ کے قصے بھی اس میں ملتے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ زمانہ مخالفین نے بھی ان سب کو تسلیم کیا ہے۔

- **پیشن گوئیاں:**

اس کی کچھ مثالیں یہ ہیں: **قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ**۔(سورۃ الفتح: آیت 16) ۔۔۔ **الم - غُلِبَتِ الرُّومُ - فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ - فِي بِضْعِ سِنِينَ** -(سورۃ روم: آیات 1 تا 4)۔۔۔ روم و فارس کی لڑائیاں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں ہوئیں اور قرآن کی پیش گوئیاں سامنے آگئیں۔ **سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ** - (سورۃ القمر: آیت 45)، یہ اہلِ بدر کی شکست کے لیے پیش گوئی تھی ۔۔۔ **لَّقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ** -(سورۃ الفتح: آیت 27)، یہ آیت، فتحِ مکہ کی پیش گوئی ہے جس کو اللہ نے پورا کیا۔

غرض، قرآن کئی اعتبار سے معجزہ ہے۔ ہزار تاثیر کی ایک تاثیر یہ بھی ہے کہ اس وقت اس کے ماننے والے پوری دنیا کے گوشے گوشے میں موجود ہیں۔

Siddiqui Publications

وجہِ اعجازِ قرآن ، حضرتؐ کی اُمّیت ہے
زیروزبر کا فرق نہیں کیا قرآں کی حفاظت ہے
کمی زیادت اور تغییر ناممکن وہ بلاغت ہے
اسلوبِ قرآن ہے اور اور حدیث کی حالت ہے
شانِ خدائی ظاہر ہے لہجے میں کیا سطوت ہے
سارے جہاں کو زیر کیا کیا قوت کیا عظمت ہے

لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ۔ (سورۃ الواقعہ: آیت 79) کے معنی کچھ لوگ یہ بتاتے ہیں کہ فرشتوں کے علاوہ قرآن کو کوئی اور چُھو نہیں پاتا، (کیونکہ اصل قرآن تو لوحِ محفوظ ہی میں موجود ہے)۔ بعض اس کو یوں لیتے ہیں کہ صرف پاک لوگ یعنی ایماندار ہی اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان، قرآن کو بے وضو نہیں چُھوتے۔ بعض کا خیال ہے کہ قرآن کے حروف کو بغیر وضو ہاتھ نہیں لگانا چاہیے۔ جب کہ کچھ یہ کہتے ہیں کہ حروف کے ساتھ ساتھ اس کے اوراق بھی قرآن ہی شمار ہوں گے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تفسیر کو وضو کیے بغیر ہاتھ لگا سکتے ہیں کیونکہ تفسیر کا حصہ نفسِ قرآن سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے بر خلاف کچھ یہ کہتے ہیں کہ اُس صندوق کو بھی بے وضو نہیں چُھو سکتے جس میں قرآن شریف موجود ہے۔ بعض لوگ اس بات کا بھی حوالہ دیتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے مسلمان ہونے سے پہلے ان کے ہاتھ میں قرآن دیا گیا تھا اور وہ اس کو پڑھ کر مسلمان ہوئے۔ اس کا تو جواب یہ ہے کہ قرآن کو باطہارت چُھونے سے متعلق یہ آیت، حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے بعد نازل ہوئی۔۔۔۔ بہر حال اپنا اپنا خیال ہے۔ اپنا اپنا ادب ہے۔ قرآن کا جتنا ادب کرو بہتر ہے۔

---

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 1 صفحہ 35 تا 44 پارہ 27 صفحہ 103 پارہ 29 صفحہ 80 اور مقدمہ صفحہ 12 تا 22}